بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم منگل

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷/۳۲ | ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۹۸ھ ۳۱ اخاء ۱۳۵۷ہش ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۸ء | نمبر ۲۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳۱ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

عزیزم اعجاز احمد (ابن منشی نور حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مریدکے ضلع شیخوپورہ) ۱۹ اکتوبر کو خدام الاحمدیہ کے اجتماع پر آتے ہوئے لاہور شیخوپورہ کے درمیان بسوں کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے آج کل جنرل ہسپتال میں داخل ہیں۔ اب قدرے افاقہ ہے تاہم دماغ پر شدید چوٹ آئی ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار محمد یوسف زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار النصر شرقی ربوہ)

خاکسار کو کل اچانک بہت تیز بخار ہو گیا اور رات بھر بڑی بے چینی رہی۔ اب ضعف بھی بہت محسوس ہو رہا ہے۔
احباب جماعت سے اپنی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کا خواستگار ہوں۔
(حمید الدین ناصر آباد کالونی ربوہ)

صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ کی صحت کے لئے دعائے خاص کی تحریک

(محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب سلمہ اللہ)
احباب جماعت کو علم ہے کہ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کو حال ہی میں دوبارہ دل کا حملہ ہوا تھا۔ آپ کئی دن لاہور میں ڈاکٹروں کی زیر نگرانی رہنے کے بعد واپس جہلم تشریف لے آئے ہیں اور طبیعت خدا کے فضل سے پہلے سے بہتر ہے۔ الحمد للہ
لیکن ڈاکٹروں نے مکمل آرام کرنے کی ہدایت کی ہے۔ پرسوں فون پر بات کرنے سے علم ہوا کہ طبیعت پھر خراب ہو گئی تھی۔
بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ محترم صاحبزادہ منیر احمد صاحب کی کامل صحتیابی کیلئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کامل صحت بخشے اور ہر قسم کی پریشانیوں کو دور فرمائے اور خود ان کا حافظ و ناصر ہو۔

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

مومنوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی توکّل رکھنا چاہیئے

بے سروسامانی کی حالت میں بھی وہ اپنے مولا کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادِ باری تعالیٰ

وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (ابراہیم: ۱۲)

ترجمہ:۔ مومنوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی توکّل رکھنا چاہیئے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ (بخاری)

ترجمہ:۔ (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ) اے اللہ میں تیری اطاعت کے لئے فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر ہی توکّل کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"ایک مقام توکّل ہے جس پر نہایت مضبوطی سے (مومنوں کو) قائم کیا جاتا ہے اور ان کے غیر کو وہ چشمۂ صافی ہرگز میسّر نہیں آ سکتا بلکہ انہیں کے لئے وہ خوشگوار اور موافق کیا جاتا ہے اور نورِ معرفت ایسا ان کو تھامے رہتا ہے کہ وہ بسا اوقات طرح طرح کی بے سامانی میں ہو کر اور اسباب عادیہ سے بکلی اپنے تئیں دور پا کر پھر بھی ایسی بشاشت اور انشراحِ خاطر سے زندگی بسر کرتے ہیں اور ایسی خوشحالی سے دنوں کو کاٹتے ہیں کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن ہیں۔ ان کے چہروں پر تونگری کی تازگی نظر آتی ہے اور صاحبِ دولت ہونے کی مستقل مزاجی دکھائی دیتی ہے اور تنگیوں کی حالت میں بکمال کشادہ دلی اور یقینِ کامل اپنے مولیٰ کریم پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ سیرت ایثار ان کا مشرب ہوتا ہے اور خدمتِ خلق ان کی عادت ہوتی ہے اور کبھی انقباض ان کی حالت میں راہ نہیں پاتا اگرچہ سارا جہان ان کا عیال ہو جائے اور فی الحقیقت خدا تعالیٰ کی ستاری مستوجبِ شکر ہے جو ہر جگہ ان کی پردہ پوشی کرتی ہے اور قبل اس کے جو کوئی آفت فوق الطاقت نازل ہو ان کو دامنِ عاطفت میں لے لیتی ہے کیونکہ ان کے تمام کاموں کا خدا متولّی ہوتا ہے جیسا کہ اس نے آپ ہی فرمایا ہے وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ لیکن دوسروں کو دنیاداری کے دلآزار اسباب میں چھوڑا جاتا ہے اور وہ خارق عادت سیرت جو خاص ان لوگوں کے ساتھ ظاہر کی جاتی ہے کسی دوسرے کے ساتھ ظاہر نہیں کی جاتی اور یہ خاصہ ان کا صحبت سے بہت جلد ثابت ہو سکتا ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۳ حاشیہ در حاشیہ ۳)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹ نمبر ۲۲ ــــ ۱۱ راگست تا ۱۴ راگست ۱۹۷۸ء (قسط اول)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے ایمان افروز و روح پرور کوائف

حضور کا فرینکفورٹ میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں اور روح پرور ارشادات

طلباء، دانشوروں، مفکروں اور دیگر متلاشیان حق کیساتھ تبادلہ خیالات اور وسیع پیمانہ پر پیغام حق کی تبلیغ و اشاعت

(مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے)

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ان دنوں یورپ میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز سے تیز تر کرنے کے علاوہ یورپین ممالک میں کئی مقامات پر بکھرے ہوئے دوستوں سے ملاقاتوں کے ذریعہ ان کی تربیت واصلاح کے اہم مقصد کے پیش نظر یورپ کے سفر پر ہیں۔ اس سلسلہ میں ناروے، سویڈن اور ڈنمارک کا نہایت ہی کامیاب دورہ کرنے کے بعد حضور مغربی جرمنی میں پہلے ہمبرگ تشریف لے گئے۔ ہمبرگ میں حضور کی دینی اور جماعتی مصروفیات پر مشتمل رپورٹ بھجوا چکا ہوں اب فرینکفورٹ مشن ہاؤس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے سہ روزہ قیام کی روداد احباب جماعت کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت چاہتا ہوں۔ لیکن قبل اس کے کہ میں یہ رپورٹ عرض کروں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حضور کو صحت وعافیت عطا فرمائے۔ آپ کو ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر قدم پر آپ کی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائے۔ آپ کا یہ دورہ اپنے نتائج اور اثرات کے لحاظ سے بھی اور اسلام کی برکات کے انتشار کے لحاظ سے بھی نہایت ہی بابرکت ثابت ہو۔ یورپ میں اسلام کی ہوا اس تیزی سے چلنے لگے کہ سرزمین یورپ اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے۔ آمین اللھم آمین

ہمبرگ سے روانگی

۱۱ راگست۔ صبح دس بجے حضور مع قافلہ بذریعہ موٹر کار فرینکفورٹ روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے دعا کرائی۔ مکرم امام لئیق احمد منیر صاحب کے علاوہ خاصی تعداد میں احباب نے حضور کو دلی دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔ مکرم امام لئیق صاحب چند خدام کے ساتھ شہر سے باہر خاصی دور تک حضور کی معیت میں شریک سفر رہنے کے بعد واپس ہو گئے۔

ہمبرگ اور فرینکفورٹ کا درمیانی فاصلہ کم و بیش ساڑھے پانچ سو کلومیٹر ہے۔ چار گھنٹے کی مسافت کے بعد NOTTINGEN کے مقام پر ایک موٹر وے ریسٹورنٹ میں دوپہر کے کھانے کے لئے رُکے۔ یہاں سے ایک گھنٹے کے بعد روانہ ہوئے۔ راستے میں مکرم امام منصور خان صاحب نے چند خدام کی ہمراہی میں WATTERAN کے مقام پر حضور کا استقبال کیا۔ یہاں سے نصف گھنٹے کی ڈرائیو کے بعد سات بجے شام حضور کی سواری جب فرینکفورٹ مشن ہاؤس میں پہنچی تو قریباً ایک سَو احباب جماعت نے حضور کا خیر مقدم کیا۔ حضور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا اور کئی دوستوں سے اُن کے حالات بھی دریافت فرمائے۔ سبھی احباب کے لئے یہ امر نہایت ہی خوشی کا موجب تھا کہ حضور نے فرینکفورٹ کو دوسری بار اپنے قدوم میمنت لزوم کا شرف بخشا ہے۔ وہ اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ حضور کی زیارت و ملاقات اور آپ کے زریں ارشادات اور قیمتی نصائح سے مستفید ہونے کی اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر سعادت بخشی ہے۔

حضور نے مشن ہاؤس میں قیام فرمایا حضور نے مغرب اور عشاء کی نمازیں مسجد نور میں جمع کر کے پڑھائیں۔ حضور کی فرینکفورٹ میں تشریف آوری کے متعلق فرینکفورٹ کے ۱۰ راگست کے دو اخباروں میں خبریں چھپیں۔ چنانچہ اخبار BILD اور ALGEMEINA نے حضور کی فرینکفورٹ میں آمد اور فرینکفورٹ کے میئر کے نمائندہ سے ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھا کہ میئر کا نمائندہ برائے مذہبی امور پیر کے روز (۱۴-۸-۷۸) حضرت امام جماعت احمدیہ کو کائزر (قیصر) ہال میں خوش آمدید کہے گا۔

انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

۱۲ راگست۔ گیارہ بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے بعض احباب سے انفرادی ملاقات فرمائی۔ ملاقات کرنے والوں میں ایک امریکن عیسائی دوست بھی شامل تھے جو ہمارے ایک احمدی نوجوان کی ہمراہی میں حضور کی ملاقات کے لئے ہائیڈل برگ سے تشریف لائے تھے۔

اس روز مشن ہاؤس کے Sitting Room میں مستورات سے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے ملاقات کی اور ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں نیک نمونہ بننے کی نصیحت فرمائی۔

پونے تین بجے فرینکفورٹ کے مقامی احباب کی اجتماعی ملاقات شروع ہوئی جو قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ اس ملاقات کے دوران حضور نے مختلف موضوعات پر بڑے روح پرور انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ کی یہ ایمان افروز گفتگو احباب کے اطمینان قلب اور ازدیاد ایمان کا باعث ثابت ہوئی۔

اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے

امیگریشن کی وجہ سے پیش آمدہ مشکلات سُن کر حضور نے دوستوں سے فرمایا گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے اور رزق بھی وہی دیتا ہے۔ اگر یہاں نہیں تو خدا تعالیٰ کسی اور جگہ تمہارے لئے رزق کے دروازے کھول دے گا۔ دنیا میں کئی ایسے ملک ہیں جہاں رقبہ کے لحاظ سے آبادی بہت کم ہے اس لئے وہاں آباد ہونے کے بہتر مواقع میسر آسکتے ہیں۔ اگر ہمارے دوست نیک نیتی سے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عزم لے کر وہاں جائیں گے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کا جانا موجب برکت ہوگا۔ گو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن انسان جہاں بھی آباد ہونے کے لئے جاتے شروع میں تو اُسے کوئی نہ کوئی تکلیف ضرور اٹھانی پڑتی ہے۔

آپ نے فرمایا بعض ملک ایسے بھی ہیں جہاں پہلے زراعت زیادہ تھی لیکن جب وہاں صنعت و حرفت نے ترقی کی تو لوگ زمینداری چھوڑ کر کارخانوں میں چلے گئے۔ چنانچہ ایسے ممالک اپنے زرعی شعبے میں توازن پیدا کرنے کے لئے معقول قوانین کے ذریعہ غیر ملکیوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ پس جب کبھی حصول روزگار میں دقت پیدا ہو تو یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ تمہارے لئے رزق کے سارے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ ایسے موقع پر ہمت سے کام لینا چاہیئے۔ مختلف ملکوں اور ان کے حالات کا مطالعہ کرتے رہیں اور اس بات کا خیال رکھیں کہ جس ملک میں روزگار میسر آئے قدرت کا عطیہ سمجھتے ہوئے اُس سے استفادہ کریں۔ اُن لوگوں کا رنگ اپنے اوپر نہ چڑھائیں بلکہ خود اسلامی رنگ سے رنگین ہو کر اُن کے قبول اسلام کا ذریعہ بنیں۔ بہرحال یہ بات ہمیشہ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ رزاق ہے اور کوئی عقلمند دعاگو خدا کا بندہ کبھی بھوکا نہیں مرتا۔

خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

حضور نے فرمایا رمضان کا مہینہ قرآن کریم کے نزول کا مہینہ ہے اسلئے دوستوں کو رمضان کے مبارک مہینے میں کثرت سے تلاوت کرنی چاہیئے اور کسی نہ کسی حصہ پر غور و فکر کی عادت ڈالنی چاہیئے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور فراست اور خیر و برکت عطا ہو جو مومن کا طرۂ امتیاز ہے۔ فرمایا قرآن کریم کا ایک معجزہ یہ بھی ہے کہ اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ کے مطابق قرآن کریم چودہ سَو سال سے لفظاً اور معناً محفوظ چلا آرہا ہے اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جسے یورپ کے متعصب مستشرقین بھی تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا جہاں تک معنوی حفاظت کا تعلق ہے کسی زمانہ میں بھی غلط معنے قائم نہیں رہے۔ یعنی غلط معنے ہو تو سکتے ہیں لیکن ابتدائے اسلام سے آج تک لاکھوں کروڑوں اولیاء اللہ نے خدا تعالیٰ سے علم قرآن سیکھا اور انہیں قرآن کریم کی تفسیر کے ایسے اصول سکھائے گئے جن کے ذریعہ وہ قرآن کی معنوی حفاظت کرتے رہے چنانچہ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی تفسیر کے جو اصول (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام میں پردہ کی اہمیت

چہرہ کے پردہ کے حتمی دلائل

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب فاضل امرتسری

(۳)

رضاعی چچا اور پردہ:

حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ جب پردہ کی آیات نازل ہو گئیں تو میرے رضاعی چچا حسبِ معمول میرے پاس آئے تو میں نے انہیں اپنے سامنے آنے کی اجازت نہ دی۔ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے ان سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا۔ وہ تمہارے چچا ہیں ان سے پردہ نہیں۔ میں نے عرض کی۔ مجھے تو عورت نے پلایا تھا نہ کہ مرد نے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ بہرحال وہ تمہارے رضاعی چچا ہیں ان سے پردہ نہیں۔
(مشکوٰۃ باب المحرمات صفحہ ۲۷۳)

خیبر کی فتح کے بعد جب ام المومنین صفیہؓ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہنا پسند کیا تو صحابہؓ باہمی طور پر کہنے لگے کہ اگر رسول خدا نے انہیں پردہ کرایا تو مطلب صاف ہو گا کہ وہ جنگی لونڈی نہیں رہیں بلکہ آزاد ہیں اور امہات المومنین میں شامل ہیں چنانچہ جب حضورؐ نے حضرت صفیہؓ کو اپنی چادر سے پردہ کرایا تو سب نے سمجھ لیا کہ وہ ام المومنین ہیں۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"جعل رداءه على ظهرها و وجهها۔"

(کشف الغمہ جز ثانی صفحہ ۹۴ و ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۳۶۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ خادم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روایت ہے کہ آیت حجاب کے نزول کے بعد جب میں حسب دستور باہر سے حضورؐ کے گھر آیا تاکہ پہلے کی طرح بے دھڑک اندر داخل ہو جاؤں تو میں نے دیکھا کہ میرے اور گھر والوں کے درمیان پردہ حائل کر دیا گیا ہے اور امہات المومنین مجھ سے پردہ کرتی رہیں۔
(بخاری و کشف الغمہ جلد ۲)

مخنث سے بھی پردہ:

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ایک مخنث جس کا نام "مانع" تھا ہمارے گھروں میں عام کھلے بندوں آیا جایا کرتا تھا اور ہم ان سے پردہ نہیں کرتی تھیں لیکن جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا کہ وہ گھروں میں آ کر عورتوں کی جسمانی خوبصورتی کی باتیں بڑی بے حیائی سے کرتا ہے اور اسے مرد و عورت کے تعلقات کا علم ہے تو حضورؐ نے بھی اس سے پردہ کرنے کا حکم دے دیا اور پھر اسے گھروں میں آنے سے بھی منع فرما دیا بلکہ مدینہ سے باہر بھیج دیا۔
(ابن ماجہ کتاب النکاح و ابوداؤد کتاب اللباس کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۱۵۹)

جب حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فوت ہوئیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ دفن کے وقت ان کی قبر میں داخل ہونے لگے تو امہات المومنینؓ نے پیغام بھیجا کہ وہ قبر میں داخل نہ ہوں کیونکہ ان کی قبر میں صرف وہی مرد داخل ہو سکتا ہے جو محرم ہو اور جس کے لئے ان کی زندگی میں ان کی طرف دیکھنا جائز تھا یعنی جس سے پردہ نہیں تھا۔
(کشف الغمہ جلد ۱ صفحہ ۱۷۱)

عورتیں گھروں میں نمازیں پڑھیں:

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:-

"صلاتهن في بيوتهن خير لهن واذا خرجن فليخرجن وهن متلفعات و كان يقول ائذنوا لنسائكم بالليل الى المساجد۔"

کہ عورتوں کے لئے بہتر ہے کہ وہ گھروں میں نمازیں ادا کریں اور جب گھر سے باہر نکلیں تو پردہ کر کے نکلیں۔ نیز فرمایا کہ عورتوں کو رات کے وقت نماز کے لئے مساجد میں جانے دیا کرو کیونکہ رات اندھیرے میں وہ آ جا سکتی ہیں یعنی انہیں کوئی دیکھے گا نہیں اور پردے میں آسانی ہو گی۔"
(بخاری، ترمذی۔ کشف الغمہ باب خروج النساء فی المساجد)

حضرت ابوطلحہؓ بیان کرتے ہیں جب ایک سفر میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا سواری سے گر پڑے تو میں جلدی سے حضورؐ کی طرف بڑھا آپؐ نے فرمایا:-

"عليك بالمرأة"

جاؤ پہلے عورت کی مدد کرو

چنانچہ میں پردہ کی پابندی کی وجہ سے اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر حضرت صفیہؓ کی طرف بڑھا اور پھر میں نے ان پر بڑی سی چادر ڈال دی اور پھر انہیں زمین سے اوپر اٹھایا۔
(کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۵۶)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب حبشی لوگ مسجد کے صحن میں اپنے کرتب دکھا رہے تھے تو مجھے بھی یہ کرتب دکھانے کے لئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر میں چھپا لیا اور میرے حجرے کے دروازے تک آ گئے کھڑے ہو گئے اور میں ان کی اوٹ میں ان کے کندھے کے اوپر سے پردہ میں رہ کر کرتب دیکھتی رہی۔ میری عمر اس وقت کھیل کود والی تھی۔"
(مشکوٰۃ و مسلم باب عشرۃ النساء)

جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنا یا کسی کا نکاح وغیرہ پڑھاتے تو خطبہ نکاح سے پہلے عورت کے پاس آتے جو پردہ میں رہتی آپؐ اس سے پردہ میں پوچھتے کہ "اے بنت فلاں تجھ سے فلاں شخص نکاح کرنا چاہتا ہے اگر تو اسے ناپسند کرتی ہے تو بے شک انکار کر دے کیونکہ ناپسندیدگی کی وجہ سے انکار کرتے ہوئے شرمانا نہیں چاہیئے اور اگر تجھے پسند ہے تو پھر تیری خاموشی تیرا اقرار سمجھا جائے گا۔
(کشف الغمہ جلد ۲ صفحہ ۵۱)

جنگ جمل میں حضرت عائشہؓ کا پردہ:

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:-

"تسدل المرأة جلبابها من فوق رأسها على وجهها"

کہ عورت احرام میں اپنی چادر اپنے سر پر سے چہرہ پر لٹکا لیا کرے یعنی جب مردوں کے مقابل آنے کی وجہ سے پردہ کی ضرورت پیش آئے ورنہ احرام میں چہرہ کھلا رہے۔
(فتح الباری کتاب الحج)

جنگ جمل کے متعلق آتا ہے کہ جب حضرت عائشہؓ فوج کو لڑا رہی تھیں اور ان کی ہودج کی رسیوں کو کاٹ کر ہودج گرا دیا گیا تو ایک خبیث الفطرت انسان نے ان کے ہودج کا پردہ اٹھا کر کہا کہ او ہو یہ تو اندر سرخ و سفید رنگ کی عورت ہے ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ کا ہودج میں چہرہ سب کے لئے کھلا نہ تھا ورنہ وہ پہلے ہی لڑائی کے دوران انہیں دیکھ چکا ہوتا اور یکایک پردہ اٹھا کر دیکھتے ہوئے وہ بدفطرت انسان تعجب نہ کرتا۔

حضرت فاطمہؓ کا جواب:

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں صحابہؓ سے پوچھا کہ بتاؤ عورتوں کے لئے سب سے بہتر بات کیا ہے؟ صحابہؓ خاموش رہے۔ میں نے گھر آ کر اپنی بیوی حضرت فاطمہؓ سے پوچھا کہ عورتوں کے لئے سب سے بہتر بات کیا ہے؟ تو انہوں نے بتایا۔ یہ کہ نہ وہ غیر محرم مرد کو دیکھیں اور نہ مرد انہیں دیکھیں۔ میں نے حضرت فاطمہؓ کا جواب واپس آ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا تو آپؐ نے نہایت خوش ہو کر فرمایا۔

"فاطمة بضعة مني"

کہ فاطمہ میری لخت جگر ہے اس لئے وہ خوب سمجھتی ہے۔
(دار قطنی)

عورت احرام میں چہرہ کھلا رکھے:

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سورۃ احزاب کی آیت حجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے نزول کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق عہد نبوی میں مسلمان عورتیں اپنے چہروں پر نقاب ڈالنے لگی تھیں اور کھلے چہروں کے ساتھ پھرنے کا رواج نہیں رہا تھا۔ صحاح ستہ کی اکثر کتب احادیث میں یہ روایت بھی آتی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو حالت احرام میں چہروں پر نقاب ڈالنے اور دستانے پہننے سے منع فرما دیا تھا۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"المحرمة لا تنتقب
ولا تلبس القفازين
و نهى النساء في
احرامهن عن القفازين
والنقاب"

اس سے صاف طور پر ثابت ہے اس مقدس عہد نبوی میں چہروں اور ہاتھوں کو چھپانے کے لئے نقاب اور دستانوں کا عام استعمال ہوتا تھا صرف احرام کی حالت میں انہیں واجبی طور پر پہننے سے منع کیا گیا تھا مگر اس سے بھی مقصد یہ نہ تھا کہ حج کے موقعہ پر چہرے بالکل کھلے اور منظر عام پر پیش کئے جائیں بلکہ اصل غرض یہ تھی کہ حالت احرام کے فقیرانہ انداز اور عاجزی اور سادہ وضع میں فرق نہ آئے اور نقاب اور دستانے احرام میں عورت کے لباس کا جزو نہ بن جائیں اور بوقت ضرورت پردہ کا کام احرام کے کپڑوں سے لیا جائے اور جیسا کہ دوسری احادیث سے واضح ہے مردوں کے مقابل یا پاس آنے پر اسی سادہ احرام سے پردہ کا کام لیا جاتے کیونکہ پردہ تو دوران حج بھی لازم ہے

حضرت ام سلمہ رض بیان کرتی ہیں کہ جب میری پہلے خاوند سے عدت پوری ہوگئی تو میرے پاس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

"فکلمنی و بینی
و بینہ حجاب"

اور مجھ سے ایسی حالت میں باتیں کرتے رہے کہ میرے اور حضور کے درمیان پردہ تھا پھر حضور نے پردہ میں ہی مجھ سے نکاح کی تجویز پیش کی جس کے بعد نکاح ہوگیا۔

(ابن سعد بحوالہ حجاب المرأة المسلمة ص۳۲)

ایک خوبصورت عورت اور پردہ:

عبید ابن عمیر رض کے ترجمہ میں ایک روایت بیان ہوئی ہے کہ مکہ مکرمہ میں ایک خوبصورت شادی شدہ عورت تھی ایک دن وہ اپنا چہرہ آئینہ میں دیکھتی ہوئی اپنے خاوند سے کہنے لگی کہ کیا تیرے علم میں دنیا میں کوئی ایسا شخص بھی ہو سکتا ہے جو میرے جیسے خوبصورت حسین و جمیل چہرے کو دیکھ کر ابتلاء میں نہ پڑے اور گمراہ نہ ہو خاوند نے کہا ہاں ایسا تقویٰ شعار شخص عبید ابن عمیر ہے کہنے لگی اگر آپ مجھے اس کے سامنے چہرہ کھولنے کی اجازت دیں تو میں اسے ضرور گمراہ کر دوں گی خاوند نے کہا اجازت ہے۔ اس پر وہ عبید اللہ بن عمیر رض کے پاس حرم شریف میں آئی اور اسے حرم کے ایک کونے میں لے جا کر اس سے اس حالت میں کوئی فتویٰ پوچھا کہ اس کے چاند سے چہرے سے نقاب اٹھا ہوا تھا۔ عبید ابن عمیر رض نے اتنا خوبصورت چہرہ دیکھا تو عورت کو مخاطب کر کے نصیحت کی اور کہا:۔

"یا امة الله اتقی
الله"

اے اللہ کی بندی اللہ سے ڈر

اس واقعہ سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ام القریٰ مکہ مکرمہ کی عورتیں آیت حجاب کے نزول کے بعد چہرہ سمیت پورا پردہ کرتی تھیں۔

(بحوالہ حجاب المرأة المسلمة ص۳۲)

ایک معمر انصاری عورت کا پردہ:

عاصم ابن احول بیان کرتے ہیں کہ ہم بصرہ میں ایک معمر انصاری عورت کے ہاں جایا کرتے تھے جو جلباب یعنی بڑی چادر کے ساتھ اپنا سارا جسم اور چہرہ مستور رکھتی تھیں ہم اسے کہا کرتے اللہ تعالیٰ آپ کے حال پر رحم کرے اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے

"والقواعد من
النساء اللاتی لا یرجون
نکاحا فلیس علیهن
جناح ان یضعن
ثیابهن"

یعنی آپ جیسی بڑی عمر کی خاتون کے لئے تو جلباب سے چہرہ وغیرہ کا پردہ کرنا ضروری نہیں ہے

تو وہ بھی جواب میں کہتیں کہ آگے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی تو فرمایا ہے:۔

"وان یستعففن
خیر لهن"

اور اس طرح وہ اپنے بوڑھی ہونے کے باوجود اپنے مکمل پردے کا جواز ثابت کرتی تھیں (رواہ بیہقی بحوالہ حجاب المرأة المسلمة ص۳۲)

اس واقعہ سے بھی ثابت ہے کہ عہد نبوی سے ہی تمام اسلامی دنیا میں چہرہ کے مکمل پردہ کی سختی سے پابندی کی جاتی تھی۔

یزید ابن بابنوس روایت کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک دوست حضرت ام المومنین عائشہ رض سے ایک مسئلہ دریافت کرنے گئے ہم نے ان سے اندر آنے کی اجازت حاصل کی تو انہوں نے بیٹھنے کے لئے گدیلا ہمارے سامنے کرتے ہی جذبت الیها الحجاب اپنے آپ کو پردے میں کر لیا پھر ہم نے ان سے مسئلہ دریافت کیا۔

(مسند امام احمد بحوالہ حجاب المرأة المسلمة ص۳۱)

حضرت عائشہ رض کے متعلق ہی ایک روایت ہے کہ ان کی خدمت میں ایک جوان لڑکی آئی جس نے ایسی باریک چادر سے چہرہ کا پردہ کر رکھا تھا کہ کہ اس میں سے اس کی پیشانی چمک رہی تھی حضرت عائشہ رض نے وہ چادر لے کر پھاڑ دی اور اسے تنبیہ کی کہ کیا تجھے علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کے متعلق سورۃ نور میں کیا کیا احکام نازل فرمائے ہوئے ہیں

پھر حضرت عائشہ رض نے اپنے پاس سے ایک لمبی اور موٹی چادر اسے دی تاکہ اپنے سارے جسم کو چہرہ سمیت ڈھانک سکے یعنی گھر سے باہر کے لئے۔ یہ لڑکی حفصہ رض بنت عبدالرحمان بن ابی بکر حضرت عائشہ رض کی بھتیجی تھی

(ابن سعد بحوالہ حجاب المرأة ص۳۵)

پردہ صرف ازواج نبی صلعم کے لئے ہرگز مخصوص نہیں:

مندرجہ بالا مستند احادیث اور تاریخی حقائق کے مطالعہ سے یہ بات اظہر من الشمس ہو جاتی ہے کہ یہ کہنا صریح طور پر غلط اور نادرست ہے کہ حدیث اور آثار سے ثابت ہے کہ اسلامی شرع میں عورت کے لئے چہرہ کا پردہ کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ یعنی یہ کہ اسلام میں چہرہ کا پردہ دراصل پردہ کا مرکزی حصہ ہے۔ اسی طرح اس دعویٰ میں بھی کوئی سچائی نہیں کہ چہرہ کا پردہ دراصل امہات المومنین کے لئے مخصوص ہے اول تو پردہ کی آیت میں خود اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین کے ساتھ اس حکم میں رسول خدا صلعم کی بیٹیوں کو اور مومنوں کی عورتوں کو شامل فرمایا ہے دوسرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کے مطابق اپنی بیٹیوں اور مومن عورتوں سے بھی اسی طرح چہرہ کا پردہ کرایا جس طرح اپنی بیویوں سے کرایا اور تا قیامت امت کا یہی مسلک قرار دیا کیونکہ اسلامی شریعت کا کوئی حکم کوئی تعلیم اور کوئی دینی مسلک بھی وقتی یا کسی خاص شخص سے مخصوص نہیں ہے اور کسی کو اس میں تبدیلی یا تنسیخ کا حق نہیں ہے نیز عقلی اور ذہنی طور پر بھی یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں کہ ساری امت مسلمہ کی مقدس مائیں تو چہرہ کا پردہ کریں مگر عام عورتیں نہ کریں۔ کیونکہ اگر چہرہ کا پردہ نہ کرنے کی اجازت ہوتی تو مومنوں کی ماؤں کو ہونی چاہیئے تھی نہ کہ عام عورتوں کو لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتوں کے ماتحت مومنوں کی ماؤں کو بھی یہ رخصت عطا نہیں فرمائی۔ بلکہ "قرن فی بیوتکن" کا حکم بھی کو خاص طور پر امہات المومنین کو مخاطب کر کے فرمایا ہے مگر اس میں بھی اس کی افادیت اور حکمتوں کے پیش نظر مومن عورتیں شامل ہیں کیونکہ امہات المومنین رض کا ہر فعل سب کے لئے نمونہ ہے اور وہ سب کے لئے قابل تقلید ہیں سوائے اس کے کہ کوئی خاص امر ان کے لئے مخصوص کر دیا گیا ہو مثلاً یہ کہ وہ روحانی مائیں ہونے کی وجہ سے اس مقام کے تقدس کے پیش نظر بعد میں شادی نہیں کر سکتیں۔ نیز آیت میں جو باقی امور ہیں وہ بھی سب کے لئے قابل تقلید ہیں۔ مثلاً یہ کہ کسی مرد سے ورنی زبان میں لگاوٹ کے انداز میں اور جاذب طریق سے بات نہ کرو۔ پرہیزگاری اختیار کرو۔ جاہلیت کے بناؤ سنگار نہ کرو۔ نماز پڑھو وغیرہ وغیرہ۔

سچی بات یہ ہے کہ اگر چہرہ کا پردہ نہ ہو تو پردہ کا کچھ رہتا ہی نہیں اور ہر شخص ایک مذاق ہی کر رہ جاتا ہے کیونکہ چہرہ عورت کی خوب صورتی کا مرکز اور جسم کے ہر حصہ سے زیادہ خوب صورت ہے اور یہی حصہ مرد کے لئے سب سے زیادہ جاذب اور فتنہ کا موجب ہو سکتا ہے۔ پردہ کے نزول سے پہلے آخر مومن عورتیں ننگی تو نہیں پھرتی تھیں کہ حکم ہوا کہ جسم ڈھانک لیا کرو مگر چہرہ ننگا رکھو جسم ڈھانکے کر پھرنے والی عورتوں کے متعلق پردہ کا حکم لازماً چہرہ سے متعلق ہی ہو سکتا ہے اور یہی سمجھا گیا۔ یہی خدا کے رسول نے سمجھا۔ پس کوئی آزاد شخص یہ تو اعتراض کر سکتا ہے کہ اسلامی پردہ کا حکم معقول نہیں اور میں نہیں مانتا مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ اسلام میں چہرہ کا پردہ نہیں ہے

... میں چہرہ یقیناً اسلامی حکم میں شامل ہے البتہ الا ما ظهر منها کے ماتحت ضرورت کے پیش نظر رستہ دیکھنے کے لئے آنکھیں اور سانس لینے میں اگر تکلیف ہو تو ناک یا منہ کا دہانہ حسب ضرورت [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر یورپ کے ایمان افروز کوائف

(بقیہ صفحہ ۲)

بیان فرمائے ہیں اُن کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تفصیل سے قرآنی تفسیر کے ایسے اصول بیان فرمائے ہیں جو انسان کو باندھ دیتے ہیں اور وہ غلط راستے پر جا ہی نہیں سکتا۔ پس جو لوگ ان بندھنوں میں بندھے ہوئے ہوں وہ تفسیر بالرائے کر ہی نہیں سکتے۔ فرمایا ازانجملہ ایک اصول یہ ہے کہ کسی آیت کے وہ معنے نہیں کئے جا سکتے جو خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کے خلاف ہوں مثلاً حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے "ہمارے مہدی" کے لئے دو نشان ہیں جو ابتدائے آفرینش سے اب تک کسی اور کے حق میں پورے نہیں ہوتے۔ اس حدیث میں مہدی معہود کی بڑی عظمت بیان کی گئی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدویت کے بعد سورج اور چاند کو معینہ تاریخوں میں رمضان کے مہینے میں گرہن لگا۔ خدا تعالیٰ کی یہ فعلی شہادت اسلام اور احمدیت کی صداقت کی زندہ دلیل ہے۔

اسلام اور متلاشیانِ حق

اس روز شام کے وقت مشن ہاؤس میں ۳۰ جرمن احمدی اور زیرِ تبلیغ افراد مشن کی خصوصی دعوت پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ ان میں ۱۰ احمدی تھے۔ طلباء، دانشور، مفکرین اور متلاشیانِ حق کے اس اجتماع سے حضور نے تبادلۂ خیال فرمایا۔ یہ ملاقات جو ساڑھے سات بجے سے ساڑھے نو بجے تک جاری رہی۔ اس میں مختلف مذہبی موضوعات زیرِ بحث آئے حضور نے ان دوستوں کے متعدد سوالوں کے نہایت برجستہ اور دلنشیں پیرایہ میں جوابات دیئے۔

تین امریکن (ایک مرد اور دو عورتیں) جو اپنے آپ کو The World Community of Islam سے منسوب کرتے ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ مہدویت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بارہ میں چند سوالات کئے۔ حضور ایدہ اللہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس حدیث:-

قولوا انّہ خاتم الانبیاء
ولا تقولوا لا نبیّ بعدہٗ

کے حوالے سے مسئلہ ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔

یوگا اور گیان کی تعلیم دینے والے ایک استاد نے حضور سے یہ معلوم کرنا چاہا کہ انسان کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ روحانی طور پر ترقی کرے۔ کیا اس خواہش کی تکمیل صرف خدا تعالیٰ ہی کر سکتا ہے یا اس میں کسی انسانی تنظیم کا بھی دخل ہے؟ ان کے سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ کیا انسان ریاضتوں اور مشقتوں کے ذریعہ روحانی ترقی کر سکتا ہے؟ حضور نے فرمایا اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدا داد طاقتوں خصوصاً روحانی طاقتوں کی کماحقہ، نشوونما کے لئے حق و حکمت پر مشتمل ایک کامل تعلیم دی ہے اور انسان کی جسمانی، ذہنی اور اخلاقی قوتوں کی درجہ بدرجہ نشوونما کے بعد آخر میں اس کی روحانی ترقی پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ پس اسلام چونکہ دینِ فطرت ہے اس لئے انسان کو جسمانی طور پر غیر ضروری مشقتوں اور ریاضتوں میں ڈالنے کی تعلیم نہیں دیتا ہے۔ اسلامی تعلیم کی رُو سے روحانی ترقی کے لئے انسان کے خود ساختہ سارے ہی طریقے غیر فطری اور لغو ہیں۔

ایک نوجوان یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ قرآن کریم میں جنتیوں کے لئے گوشت بافراغت ملنے کے کیا معنے ہیں؟ حضور نے فرمایا گوشت کے دو معنے ہیں ایک تو یہی بکری اور گائے کا مادی گوشت اور دوسرے اس کے معنے سائنسی اعتبار سے ہیں۔ مثلاً یہ دیکھنا کہ کس چیز کے گوشت میں زیادہ حرارے ([illegible]) ہوتے ہیں اور کس میں کم۔ جب ہم اس نہج پر سوچتے ہیں تو مادی گوشت کے لفظی معنوں سے دُور چلے جاتے ہیں اور گوشت سے جو طاقت حاصل ہوتی ہے اس کی بات کرنے لگتے ہیں۔ پس جنتی زندگی میں اسی موخر الذکر مفہوم میں بات کی گئی ہے۔ گوشت کو استعارۃً بیان کر کے جنت کی نعماء کا تصوّر دلایا گیا ہے۔

ایک دوست کہنے لگے: مجھے سگریٹ پینے کی عادت ہے آپ مجھے بتائیں میں اس عادت کو کیسے ترک کر سکتا ہوں؟ حضرت صاحب نے فرمایا مضبوط قوتِ ارادی اور خدا تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ۔ فرمایا ہدایت اللہ ہیوبش صاحب کی مثال آپ کے سامنے ہے وضاحت کی ضرورت نہیں۔ عادت کوئی بھی ہو وہ اپنی ذات میں ایک بُری بات ہے اسلئے کسی چیز کی بھی عادت نہیں ڈالنی چاہیئے۔

برادرم بلال ہادی صاحب نے جو لندن میں منعقدہ بین الاقوامی صلیب کانفرنس کے موقع پر حضور کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کر کے احمدیت میں داخل ہوئے تھے کہنے لگے کہ وہ آثارِ قدیمہ کے طالب علم ہیں اس سلسلہ میں انہیں بعض انسانی خاکوں کی دوبارہ تصویر کشی کرنی پڑتی ہے لیکن اس خیال سے کہ اسلام نے مصوری کو منع کیا ہے دل میں خلش رہتی ہے۔ حضور نے فرمایا مصوری کو اسلام نے منع نہیں کیا البتہ وہ تصویر کشی منع ہے جو پرستش کی نیت سے کی جائے۔ اگر کوئی انسان Painting کرتا ہے جس سے اس کی خدا داد صلاحیت کا اظہار اور بنی نوع انسان کی فلاح مقصود ہے تو ایسی Painting منع نہیں۔

اس تقریب کے اختتام پر حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور پھر ۲۰ سے زائد احباب کو شرفِ ملاقات بخشا جو Hanover سے حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اگرچہ بیرونِ فرینکفورٹ کے احباب کی ملاقات اگلے روز ہونے والی تھی لیکن چونکہ ان دوستوں نے اسی روز واپس جانا تھا اس لئے حضور نے انہیں ملاقات سے بہرہ ور اور اپنے ارشادات سے مستفید فرمایا۔ ان میں ایک دوست یوگوسلاوین احمدی تھے۔

ملاقاتوں کا جو سلسلہ آج صبح گیارہ بجے سے شروع ہوا تھا وہ رات کے گیارہ بجے تک جاری رہا۔ اس میں انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں شامل ہیں۔ یہ خاکسار ہی کا مشاہدہ نہیں تھا بلکہ سبھی دوست برملا اظہار کر رہے تھے کہ حضور اقدس بارہ گھنٹے تک قریباً متواتر ایک طرف احباب جماعت کی تعلیم و تربیت اور ان کی بہتری اور بھلائی کے لئے فکرمند اور بے قرار ہیں تو دوسری طرف دہریت والحاد میں ڈوبی ہوئی دُنیا اور لادینیت کے خوگر گم گشتہ راہ لوگوں کو صراطِ مستقیم دکھلانے کے لئے گفتگو میں اسلام کے حُسن و احسان کے اظہار میں رطب اللسان ہیں۔

فرینکفورٹ کے احباب جماعت سے ملاقاتیں۔

۱۳ اگست صبح گیارہ بجے انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ان میں زیادہ احباب اپنی اپنی فیملی کے ساتھ حضور کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ انفرادی ملاقات کرنے والوں میں حضور کے ایک جرمن دوست بھی شامل تھے جن سے پُرانی یادیں تازہ کیں۔ انگلستان میں طالب علمی کے زمانہ میں حضور گرمیوں کی چھٹیوں میں ایک دفعہ جرمنی تشریف لے گئے تو ریل گاڑی میں سفر کرتے ہوئے ان سے شناسائی ہوئی جو بعد میں دوستانہ رشتے میں بدل گئی اور اب تک قائم ہے۔ جنگِ عظیم دوم سے پہلے یہ دوست ڈوئنگن کے ایک اچھے خاصے صنعت کار اور کروڑپتی تھے۔ جنگ میں ان کا سارا کاروبار تباہ ہو گیا لیکن تنگی اور تکلیف کا زمانہ بڑی خودداری سے بسر کیا۔

ساڑھے تین بجے نماز ظہر اور عصر جمع کر کے پڑھانے کے بعد حضور نے بیرونِ فرینکفورٹ کے احباب جماعت کو اجتماعی ملاقات کا شرف بخشا اور ایک گھنٹے تک انہیں اپنے ارشادات اور نصائح سے نوازا۔

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم حمید احمد صاحب آف کرونڈی کا ناک کا اپریشن ہو رہا ہے۔
(عبدالشکور باجوہ مربی سلسلہ کرونڈی)

۲۔ میرے والد محترم شیخ عبدالرحیم صاحب کی دائیں آنکھ کا اپریشن ہو رہا ہے۔
(حکیم منور احمد وسن پورہ لاہور)

۳۔ خاکسار کی دو لڑکیاں بیمار ہیں۔ (خاکسار زین العابدین۔ ربوہ)

۴۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ چند دنوں سے بیمار ہیں۔
(نعیم احمد کھوکھر نشتر روڈ۔ شیخوپورہ)

۵۔ مکرم آغا عبدالرحیم صاحب ایک ماہ سے شدید بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ (آغا شاہد۔ ماڈل ٹاؤن لاہور)

۶۔ محمد یعقوب صاحب ولد غلام محمد صاحب ترگڑی کافی عرصہ سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ نیز جماعت احمدیہ ترگڑی کے سات افراد ایک مقدمہ قتل میں ملوث کر دیئے گئے ہیں۔ (مبارک احمد ظفر سیکرٹری مال ترگڑی ضلع گوجرانوالہ)

۷۔ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مبلغ نائیجیریا کے والد محترم مرزا عبدالعزیز صاحب فتح پور ضلع گجرات کی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے نیز ہماری آبائی زمین کا ایک مقدمہ بھی دائر ہے (مرزا عبدالمالک بشیر احمد فتح پور ضلع گجرات)

— احباب سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے —

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کی مختصر روداد

(قسط نمبر ۳)

تیسرا روز ۲۲ر اکتوبر بروز اتوار

آج علی الصبح چار بجے خدام کو بیدار کرنا شروع کیا گیا۔ خدام نماز تہجد کی ادائیگی کے لئے پنڈال میں تشریف لائے۔ نماز تہجد مکرم منصور احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے پڑھائی پھر محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے جو کہ درس کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے نماز فجر پڑھائی اور پھر اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرّسول کے موضوع پر درس قرآن کریم دیا۔ آپ کے درس کے بعد مکرم محمد شفیق صاحب قیصر نے مختصر سا درسِ حدیث دیا۔ اس کے بعد خدام کی اجتماعی ورزش ہوئی جو پنڈال میں ہی منعقد کی گئی۔ ورزش کے بعد خدام کو ناشتہ کے لئے رخصت دی گئی اور اس دوران سٹیج پر نظم خوانی اور پیغام رسانی کے مقابلے ہوئے۔

اسی اثنا میں میدانِ عمل میں رسہ کشی اور والی بال کے فائنل مقابلہ جات ہوئے والی بال میں اوّل لاہور اور دوم ربوہ رہے ملتان اور لاہور کے درمیان رسہ کشی کا مقابلہ ہوا جس میں اوّل ملتان آیا۔ ناشتہ کے بعد فٹ بال اور کبڈی کے فائنل مقابلے ہوئے فٹ بال میں اوّل ربوہ رہا اور دوم لاہور آیا اور کبڈی میں اوّل لاہور اور دوم ربوہ رہا۔ اس کے بعد علماء سلسلہ کی تقاریر کا پروگرام شروع ہوا جس میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مبلغ اسلام، مکرم مولوی سلطان محمود صاحب مبلغ اسلام، مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مبلغ اسلام اور مکرم مولانا محمد صادق صاحب سماٹری مبلغ اسلام نے تقاریر کیں۔ ان مبلغین نے تبلیغِ اسلام کے میدان میں پیش آنے والے ایمان افروز واقعات سنائے۔ ان تقاریر کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے مشعلِ راہ سے درس دیا جس میں ایثار و قربانی کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ کے اقتباسات پڑھ کر سنائے۔ پھر تلقینِ عمل کا پروگرام شروع ہوا جس میں مہتممین مرکزیہ نے اپنے اپنے شعبہ جات کے بارے میں خدام کو ہدایات دیں۔

سب سے پہلے مہتمم صاحب خدمتِ خلق نے خدمتِ خلق کی طرف توجہ دلائی۔ ان کے بعد مہتمم صاحب تحریک جدید نے تحریک جدید کے ۱۹ مطالبات پر عمل کرنے پر زور دیا اور خاص طور پر چندہ کی ادائیگی، وقفِ زندگی کی طرف خدام کو توجہ دلائی۔ ان کے بعد مہتمم صاحب اصلاح و ارشاد نے حکمت اور وعظ و نصیحت کے ذریعہ پیغام حق پہنچانے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر معتمد صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کو ماہانہ رپورٹ بروقت بھجوانے کے بارہ میں توجہ دلائی۔ اس کے بعد مہتمم صاحب تربیت نے بعض تربیتی امور کی طرف اور حفظِ قرآن کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ پھر مکرم ملک لال خان صاحب سابق قائد ضلع ہزارہ نے اپنے تجربات کی روشنی میں خدام کے عہدیداران کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ کس طرح وہ احسن رنگ میں کام کر سکتے ہیں۔ بعد ازاں نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اطفال کے شعبہ سے متعلق بچوں کی تربیت کے بارہ میں چند ہدایات دیں اور خدام کو تاکید کی کہ وہ اطفال کی تربیت کا خاص خیال رکھیں نیز وقفِ جدید کے چندہ کے بارہ میں بھی تحریک کی۔

بعد ازاں صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خطاب فرمایا۔ سب سے پہلے آپ نے فرمایا کہ ہم سب کو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ گزشتہ سالوں کی نسبت اِس سال شامل ہونے والی مجالس کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اِس سال ۱۰۰ سے زیادہ نئی مجالس نے شرکت کی ہے۔ پھر آپ نے اطفال کے شعبہ سے متعلق ہدایات دیں۔ اس کے علاوہ بجٹ وقفِ جدید پورا کرنے کے لئے خدام کو کوشش کرنے کی ہدایت کی۔ پھر آپ نے مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور اِس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند اقتباسات بھی پڑھ کر سنائے اِس کے علاوہ خالد و تشحیذ کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔

صدرِ محترم کے خطاب کے بعد قرآن کریم اور عام دینی معلومات کے پرچے ہوئے جس میں سب خدام شامل ہوئے۔ پھر خدام کو کھانا کھانے کی رخصت دی گئی۔ کھانا کھانے سے فارغ ہو کر خدام واپس پنڈال میں تشریف لائے۔ نمازِ ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد شوریٰ کی کارروائی شروع ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا جو مکرم عبد الہادی صاحب کی۔ پھر صدرِ محترم نے دعا کرائی۔ آج کے اجلاس میں سب کمیٹی اطفال اور سب کمیٹی مال کی رپورٹیں پیش ہوئیں اور تجاویز پر غور و خوض ہوا۔ نیز میزانیہ آمد و خرچ ۱۹۷۸ء-۱۹۷۹ء پیش ہوا مجلسِ شوریٰ نے چندہ مجلس تین لاکھ ۹ ہزار اور چندہ اجتماع ۵۵ ہزار روپے منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

شوریٰ کے اجلاس کے بعد اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایمان افروز خطاب فرمایا (اِس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے) اس خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اِس دعا کے ساتھ سالانہ اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(منتظم اشاعت)

ولادت

۱۔ مکرم برادرم محمود احمد صاحب بنگالی شاہد مہتمم مقامی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۸ر ستمبر ۱۹۷۸ء بمطابق ۲۷ر رمضان المبارک ۱۳۹۸ھ بروز جمعۃ الوداع پہلی بچی عطا فرمائی۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام محمودہ تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک، خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین۔

(منیر احمد چوہدری مربی سلسلہ مقیم حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

۲۔ بتاریخ ۷ر اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز ہفتہ اللہ تعالیٰ نے عاجزہ کو پہلا نواسہ عطا فرمایا جو دلدار احمد صاحب ابن مکرم مختار احمد صاحب فوٹوگرافر کراچی کا لڑکا اور مکرم ماسٹر خدا بخش صاحب مرحوم کانپوری کا پڑپوتا اور پڑنواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح، دیندار بنائے اور صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

(زبیدہ بیگم اہلیہ نثار احمد صاحب بشارتی فضل فوٹو سروس حیدرآباد)

دُعائے مغفرت

محترم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی مرحوم (جو کہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مرحوم کے فرزند تھے) کے نسبتی بھائی مکرم محمود علی حسین صاحب امریکہ میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنّا للّٰہ واِنّا الیہ راجعون۔ مرحوم محترم بابو فیروز دین صاحب مرحوم کے بیٹے تھے۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد ادریس عرفانی۔ میرپور خاص سندھ)

روح القدس کے موسیقار

دُرِّ ثمین، کلامِ محمود، دُرِّ عدن کا خلاصہ اور دیگر شعراء احمدیت کے منتخب کلام کا

دلآویز مجموعہ

ایک تاریخی دستاویز سلسلہ کے لٹریچر میں پہلی مرتبہ

سَو کتابوں کی ایک کتاب (زیرِ طبع)

مرتبہ۔ ناجیہ سبزواری ایم اے

شاعر (خواتین و حضرات) سے التماس ہے کہ اپنے نمونۂ کلام سے نوازیں تاکہ شاملِ اشاعت کیا جا سکے۔ مرد حضرات اپنے فوٹو بھی ارسال کریں۔

سُلطان القلم اکیڈمی معرفت المصوّر سٹوڈیو بنی چوک راولپنڈی

ربوہ کے دو مشہور تحفے

ہاضمون پیٹ کی تمام بیماریوں کیلئے اکسیرِ اعظم

سُرمہ مسیحائی امراضِ چشم کے لئے بہترین سُرمہ

ملنے کا پتہ: نصرت دواخانہ ہاضمون ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴